41663 ـ کیا حج کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والے فوت شدہ شخص کی جانب سے حج کیا جا سکتا ہے ؟

سوال

اگر کوئی چالیس برس کی عمر میں فوت ہو جائے اور اس نے استطاعت ا ور طاقت رکھنے کے باوجود حج نہ کیا ہو باوجود اس کے کہ وہ نماز کا پابند تھا اور ہر برس یہی کہتا کہ میں اس برس حج کرونگا، لیکن بغیر حج کیے ہی فوت ہو گیا تو کیا اس کے ورثاء اس کی جانب سے حج کریں؟ اور کیا اس پر کوئی گناہ تو نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

بعض علماء کا کہنا ہے کہ اس کی جانب سے حج کیا جائے اور یہ اس کے لیے فائدہ مند ہو گا، اور اسی طرح ہو گا جس طرح کسی نے اپنی طرف سے حج کیا ہو.

اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ: اس کی جانب سے حج نہیں کیا جائیگا اگر اس کی جانب سے ہزار بار بھی حج کیا جائے تو قبول نہیں ہو گا، یعنی وہ اپنے ذمہ سے بری نہیں ہو گا، اور یہی قول حق اور صحیح ہے.

کیونکہ اس نے ایسی عبادت ترک کی ہے جو اس پر بغیر کسی عذر کے فوری طور فرض تھی، تو اس نے وہ کیسے ادا نہ کی اور اس کی موت کے بعد اس پر کیسے لازم کریں، اور پھر ترکہ تو ورثاء کا حق ہے ہم اس ورثہ میں سے انہیں اس حج پر رقم خرچ کر کے انہیں اس رقم سے کیسے محروم کر سکتے ہیں جو کہ مالك کے لیے کفائت بھی نہ کرے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے " تھذیب السنن " میں یہی بیان کیا ہے، اور میں بھی یہی کہتا ہوں:

اگر کسی شخص نے استطاعت اور قدرت ہونے کے باوجوذ سستی کرتے ہوئے حج کی ادائیگی نہ کی تو اس کی جانب سے کبھی بھی حج کرنا کفائت نہیں کرے گا، اگر لوگ اس کی جانب سے ہزار بار بھی حج کر لیں.

لیکن زکاۃ کے متعلق کچھ علماء کرام کا کہنا ہے کہ:

اگر فوت ہونے کے بعد اس کی جانب سے زکاۃ ادا کی گئی تو وہ ادا ہو جائیگی اور وہ بری الذمہ ہو جائیگا.

لیکن میں نے جو قاعدہ اور اصول بیان کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ وہ زکاۃ سے بری الذمہ نہیں ہو گا، لیکن میری رائے یہ ہے کہ زکاۃ اس کے ترکہ سے نکالی جائے، کیونکہ یہ فقراء اور زکاۃ کے مستحقین کے حق سے متعلق ہے، بخلاف حج کے کہ اس کا خرچ ترکہ سے نہیں لیا جائیگا، کیونکہ وہ کسی انسان کے حق کے ساتھ متعلق نہیں، اور زکاۃ تو انسان کے حق سے تعلق رکھتی ہے اس لیے زکاۃ اس کے مستحقین کے لیے نکالنا ہو گی، لیکن یہ زکاۃ والے کی جانب کفائت نہیں کرے گی، جو زکاۃ ادا نہیں کرتا اسے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا، اللہ تعالی سے ہم سلامتی و عافیت کی دعاء کرتے ہیں.

اور اسی طرح روزے کا مسئلہ ہے: اگر یہ علم ہو جائے کہ اس شخص نے روزے ترک کیے اور روزہ کی قضاء میں حقارت سمجھی تو اس کی جانب سے قضاء نہیں کی جائیگی، کیونکہ اس نے حقارت کی بنا پر اس عبادت کو ترک کیا جو کہ ارکان اسلام میں سے ایك رکن تھا، اسے بغیر کسی عذر کے ترک کیا اور اسکی بجاآوری نہ کی، تو اگر اس کی جانب سے اس کی قضاء بھی کی جائے تو اسے کوئی نفع نہیں ہو گا.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا:

" جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے "

یہ اس شخص کے متعلق ہے جو اس میں کوتاہی نہ کرے، لیکن جو شخص علی الاعلانیہ اور بغیر کسی شرعی عذر کے قضاء نہیں کرتا تو اس کی طرف سے ہمارا قضاء کرنے کا کیا فائدہ " انتہی .